

49022۔ حمرات کو کنکریاں مارنے کا وقت

سوال

میں بالتحدید حمرات کو رمی کرنے کی ابتداء اور انتہاء کا وقت معلوم کرنا چاہتا ہوں؟

پسندیدہ جواب

صحیح اور طاقتور و جست اشخاص کے لیے عید کے دن حمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا وقت عید کے دن طلوع شمس سے اور کمزور اشخاص جواز دھام برداشت نہیں کر سکتے بچے بوڑھے اور عورتوں کے لیے رمی کا وقت عید کی رات آخری حصہ سے شروع ہوتا ہے۔

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا عید کی رات چاند غائب ہونے کا انتظار کرتی تھیں اور جب چاند غائب ہو جاتا تو مزدلفہ سے منی روانہ ہو جاتی اور حمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتی تھیں۔

اور حمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا آخری وقت عید والے دن غروب شمس تک رہتا ہے، اور جب از دھام زیادہ ہو یا وہ حمرات سے دور پڑاؤ کیے ہوئے ہو اور رات تک کنکریاں مارنے میں تاخیر کرنا چاہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، لیکن اسے گیارہ تاریخ کی طلوع فجر تک تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔

اور ایام تشریق یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ میں رمی حمرات کرنے کا وقت زوال شمس یعنی نصف النہار جب ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے سے لیجر رات تک گئے تک رہتا ہے، لیکن اگر رش وغیرہ کی بنا پر رمی کرنے میں مشقت کا سامنا ہو تو پھر رات کو طلوع فجر تک رمی کرنے میں کوئی حرج نہیں، گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کو زوال شمس سے قبل رمی کرنا جائز نہیں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال کے بعد رمی کی اور لوگوں سے فرمایا:

مجھ سے حج کا طریقہ حاصل کر لو۔

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ کا باوجود اس کے کہ شدید گرمی تھی اس وقت تک رمی میں تاخیر کی اور دن کے شروع میں رمی نہیں کی حالانکہ دن کے شروع کا حصہ ٹھنڈا اور آسان ہوتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس وقت سے قبل رمی کرنی جائز نہیں اور یہ اس پر بھی دلالت کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زوال ہوتے ہی نماز ظہر ادا کرنے سے قبل رمی کر لیتے تھے۔

اور یہ بھی اس کی دلیل ہے کہ زوال سے قبل رمی کرنا حلال نہیں اور اگر جائز ہوتی تو زوال سے قبل رمی کرنا افضل تھا تا کہ نماز ظہر اول وقت میں ادا کی جاسکے کیونکہ اول وقت میں نماز کی ادائیگی افضل اور بہتر ہے۔

لہذا اس سے حاصل یہ ہوا کہ ایام تشریق میں زوال شمس سے قبل رمی کرنا جائز نہیں ہے۔

دیکھیں: فتاویٰ ارکان اسلام صفحہ نمبر (560)۔

اور وہ مزید یہ کہتے ہیں:

عید کے دن حمرہ عقبہ کو رمی کرنے کا وقت گیارہ تاریخ کی طلوع فجر ہونے پر ختم ہو جاتا ہے اور کمزور و ناتواں لوگ جو رش برداشت نہیں کر سکتے ان کے لیے رمی کرنے کے وقت کی ابتداء یوم النحر (عید کے دن) کی رات کے آخری حصہ سے شروع ہوتا ہے۔

اور ایام تشریق میں جمرہ عقبہ کی رمی بھی باقی دونوں جمرات کی رمی کی طرح زوال کے وقت (نماز ظہر کے اول وقت) شروع ہوتی ہے اور دوسرے دن کی طلوع فجر کے وقت ختم ہو جاتی ہے، لیکن جب ایام تشریق کا آخری دن یعنی چودہ تارتخ کی رات ہو تو اس رات کو رمی نہیں کی جاسکتی، کیونکہ اس دن غروب شمس کے وقت ایام تشریق ختم ہو جاتے ہیں۔

اس کے باوجود دن کے وقت رمی کرنا افضل اور بہتر ہے لیکن یہ ہے کہ اس وقت حجاج کرام کی کثرت اور ازدحام تا ہے اور ایک دوسرے کی پرواہ نہیں کرتے جب حاجی کو نقصان پہنچنے کا ہلاک ہونے یا بہت سخت مشقت کا خدشہ ہو تو وہ رات کے وقت رمی کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح اگر اس نے بغیر کسی خوف اور خدشہ کے رات کو رمی کی تو پھر بھی اس پر کوئی حرج نہیں، لیکن افضل اور بہتر یہی ہے کہ وہ اس مسئلہ میں احتیاط کرے اور ضرورت کے بغیر رات کے وقت رمی نہ کرے۔ اھ

دیکھیں: فتاویٰ ارکان اسلام صفحہ نمبر (557-558)۔

واللہ اعلم۔